آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ایس ایس سی، سال اوّل، مئی 2018 پرچہ اِسلامیات کے ای مارکنگ نکات

تعارف:

یہ دستاویز (SSC-I) اسلامیات کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے مرتّب کی گئی ہے۔ اِس میں جماعت نہم کے امتحانات سے ملنے والے طلبہ کے جوابات پر تاثرات شامل ہیں جو طلبہ کی خوبیوں اور کمزوریوں کو اُجاگر کرتے ہوئے جوابات کے معیار کی نشان دہی کرتے ہیں۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات سے واقف ہونا چاہیے کہ ممتحن تعلیمی نصاب کے حوالے سے سوال اس طریقے سے پوچھ سکتا ہے جس میں امیدوار کو نصابی تعلیم کے دوران فراہم کی جانے والی معلومات، فہم اور مہارتوں پر مبنی جواب دینا ہوتے ہیں۔ امیدوار کو اس بات کی آگہی ہونی چاہیے کہ وہ جواب تحریر کرتے وقت سوال کے کل نمبرات اور دی گئی خالی سطور کو مدِ نظر رکھے۔ ایک طویل مگر غیر متعلقہ جواب زیادہ نمبروں میں اضافے کا باعث نہیں ہو سکتا بلکہ سوالات حل کرنے کے لیے مطلوبہ وقت میں کمی واقع ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔

امیدواروں کو آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کے سلیبس میں دیے گئے کلماتِ امریہ (command words) سے واقفیت ہونی چاہیے جو عام طور پر امتحانی سوالات میں استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم یہ لازمی نہیں کہ امتحان کا ہر سوال کسی کلمۂ امریہ سے شروع ہو۔ مثلاً سوالات ۔ 'کیوں '، 'کیسے ' یا 'کس حد تک ' جیسے الفاظ استعمال کر کے بھی پوچھے جاسکتے ہیں۔

ای۔مارکنگ نوٹس:

اس رپورٹ میں طالبِ علموں کی ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تاثرات اور طالبِ علموں کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں، جو دیے گئے تاثرات کی توجیح کرتی ہیں، شامل ہیں۔ یہ بیانیہ تاثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور کمزور جوابات سے متعلق ہیں جن کی ایک ایک یا دو دو مثالیں یہاں بطور نمونہ دی گئی ہیں۔

ایس ایس سی I (جماعت نہم) کا اسلامیات لازمی پیپر II چھے سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر 1 کے دو جُزو (الف اور ب) ہیں جو نصاب میں شامل قرآن مجید کے حصے سے لیے گئے ہیں۔ سوال نمبر 2 (جو کہ احادیث پر مشتمل ہے) کے بھی دو جُزو (الف اور ب) ہیں۔ سوال نمبر 3 اور 4 موضوعاتی مطالعے سے لیے گئے ہیں اور سوال نمبر 5 مسلم ثقافتوں سے لیا گیا ہے۔ جبکہ سوال نمبر 6 ERQ یعنی تفصیلی جواب کا سوال ہے۔ اس پرچے میں CRQs اور ERQs کے ذریعے طلبہ کی صلاحیت جانچی جاتی ہے۔

تفصیلی تاثرات:

سوال نمبر1(الف)۔ (الف)　بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔۔۔ ترجمہ: ”یہ اس لیے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں خُدا اُنھیں نہیں بدلا کرتا۔“ (سورۂ انفال : آیت 53) اس آیت کی روشنی میں امّتِ مسلمہ کو معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیے کیا تبدیلیاں لانی چاہئیں؟ **تین** نکات تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے جوابات صاف اور واضح انداز میں تحریر کیے۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آیت کی تفسیر سے واقفیت رکھتے ہیں۔ کسی قوم کی حالت کو بدلنے کے لیے اس قوم کا خود اس کی طرف راغب ہونا ضروری ہے۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ:

- اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرنا چاہئے۔
- حقوق اللہ اور حقوق العباد کی مکمل ادائیگی ہونی چاہئے۔
- ایسے فلاحی ادارے بنائیں جہاں حاجت مندوں کی ضروریات پوری ہوں۔
- دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات اُستوار کرنے چاہئیں تاکہ امن وامان کی فضا قائم ہو۔
- امیر و غریب کا فرق ختم ہو تاکہ سب ایک صف میں کھڑے ہو جائیں۔

مثال:

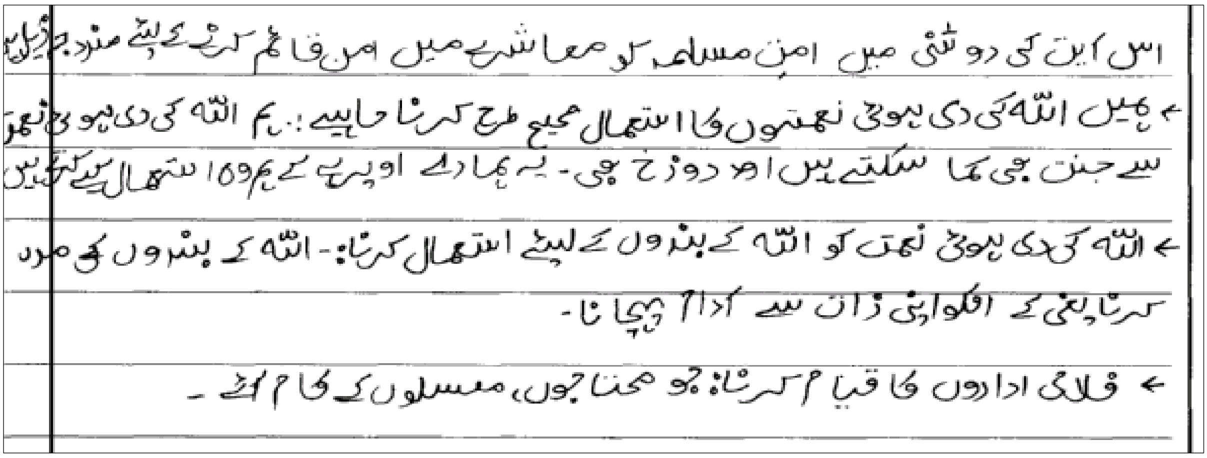
اس ایت کی روشنی میں امتِ مسلمہ کو معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیئے مندرجہ ذیلہ
← ہمیں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا استعمال صحیح طرح کرنا چاہیے:۔ ہم اللہ کی دی ہوئی نعمتوں
سے جنت بھی کما سکتے ہیں اور دوزخ بھی۔ یہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم ان کا استعمال کیسے کرتے ہیں
← اللہ کی دی ہوئی نعمت کو اللہ کے بندوں کے لیئے استعمال کرنا:۔ اللہ کے بندوں کی مدد
کرنا یعنی کے انکو اپنی ذات سے آرام پہنچانا۔
← فلاحی اداروں کا قیام کرنا: جو محتاجوں، مسکینوں کے کام آئے۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

بعض طلبہ نے اصل جواب سے بالکل ہٹ کر جوابات تحریر کیے جو سوال سے بالکل مطابقت نہیں رکھتے۔ کوئی نکتہ بھی درست تحریر نہیں کیا گیا مثلاً طلبہ نے لکھا کہ

- اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا غلط استعمال نہ کریں۔
- ایک دوسرے کی مدد کریں۔
- اللہ کا شکر ادا کریں۔
- پانچ وقت کی نماز پڑھیں۔

اس طرح کے نکات تحریر کر کے جواب مکمل کیے گئے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان آیات سے متعلق طلبہ کی معلومات ناقص ہیں۔

مثال:

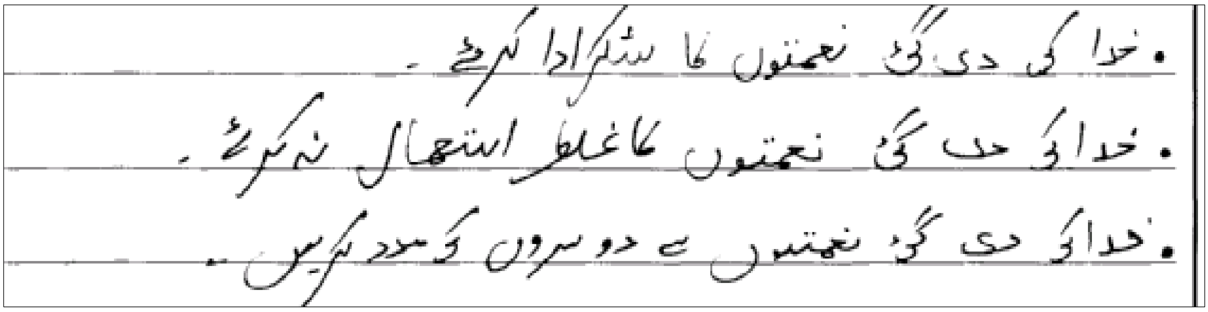
• خدا کی دی گئی نعمتوں کا شکر ادا کریں ۔
• خدا کی دی گئی نعمتوں کا غلط استعمال نہ کریں ۔
• خدا کی دی گئی نعمتیں سے دوسروں کی مدد کریں ۔

سوال نمبر1(ب)۔
سورۂ انفال میں اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے اس سوال کو بہ خوبی سمجھا اور اپنی معلومات کی روشنی میں وہ تمام باتیں مکمل اور صحیح انداز میں تحریر کیں، جو اس سوال میں پوچھی گئیں تھیں۔ ہر نکتہ سوال کے عین مطابق تحریر کیا۔

مثلاً اکثر طلبہ نے مالِ غنیمت کے بارے میں لکھا کہ:

- مال غنیمت اللہ تعالیٰ نے پہلی بار مسلمانوں پر حلال کیا۔ پچھلی امتوں پر مال غنیمت حرام تھا۔
- مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں حکم یہ دیا کہ کل مال میں سے پانچواں حصہ درج ذیل طریقے پر تقسیم کیا جائے گا۔
  - پہلا حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہوگا۔
  - چار حصّوں کی تقسیم کچھ اس طرح سے ہوگی: یہ حصّے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں میں تقسیم ہونگے۔

- باقی حصے جنگ میں شریک مجاہدوں کیلئے ہونگے۔
- اسی طرح بعض طلبہ نے یہ بھی لکھا کہ پیادہ اور سوار کے حصے الگ الگ تقسیم ہونگے۔

اس طرح کے نکات تحریر کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ طلبہ کی مال غنیمت کے بارے میں معلومات کافی حد تک واضح ہے۔

مثال:

> اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کو امتِ مسلمہ پر پہلی دفعہ
> حلال کیا۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ مال اللہ اور اس کے رسول
> کا ہے۔ نیز اس کے تقسیم کے بارے میں بھی حکم دیا کہ اس
> کے پانچ حصے ہونگے۔ پانچواں حصہ اس کا اور اس کے رسول
> کا، یتیموں، مسکینوں، مسافروں کا ہے اور باقی چار حصے
> جنگ میں شرکت فرمانے والوں اور غازیوں کا ہے۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے سوال کے مطابق جواب تحریر نہیں کیا۔ سوال سے مطابقت میں ایک نکتہ بھی تحریر نہ کر سکے۔ مثلاً:

- مال غنیمت سارا کا سارا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو۔
- ایمان والے اللہ تعالیٰ کا نام سنتے ہی ڈر جاتے ہیں۔
- مال غنیمت برابر برابر تقسیم ہو گا۔

اس طرح کے نکات تحریر کر کے جواب مکمل کیے گئے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان آیات سے متعلق طلبہ کی تفہیم ناقص ہیں۔

مثال:

> سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کے بارے میں فرمایا ہے:
> مال غنیمت صرف خدا اور اس کے رسول کا ہے تو خدا سے ڈرو اور آپس
> میں صلح رکھو۔ اور اگر تم سچے ایمان والے ہو تو خدا کا نام سنتے ہی
> تم ڈر جاتے ہو اور جب ان کی آیت پڑھ کر سنائی جاتی تمہارا ایمان
> اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ مومن تو وہ ہیں جو اپنا مال بھی اللہ تعالیٰ
> راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔

سوال نمبر 2 (الف)۔
مَنْ صلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً فَتَحَ اللّٰہُ لَہٗ بَابًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ۔
درج بالا حدیث کے حوالے سے درود شریف کی فضیلت بیان کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے سوال کو بخوبی سمجھا اور حدیث کے مطابق اپنے جوابات تحریر کیے ۔ بعض طلبہ نے درود شریف کی فضیلت میں مشہور و معروف روایات لکھیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

- "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔"
- " جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کر دیتا ہے۔"
- "اس آدمی کی ناک خاک میں ملے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔"
- " قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔"
- " بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

مثال:

درود شریف کی بہت فضیلت ہے ۔ اس حدیث میں یہ بتایا جا
رہا ہے کہ جس نے آپ ﷺ پر ایک بار درود بھیجا اللہ نے اس کے لیے
ایک عافیت کا دروازہ کھول دیا۔ درود شریف کی وجہ سے ہماری
بخشش ہوتی ہے اور جس کام سے پہلے درود شریف پڑھی جائے
اس کام میں اللہ کی طرف سے برکت ہوتی ہے ۔ اور جو شخص زیادہ سے
زیادہ درود پڑھے گا وہ قیامت کے دن آپ ﷺ کے قریب ہوگا ۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ کہ حدیث کو نہ سمجھا گیا اور نہ ہی سوال کو سمجھا گیا ہے۔ ایسے غیر متعلقہ نکات تحریر کر دیے گئے جو پوچھے گئے سوال سے مطابقت نہیں رکھتے۔ محض جواب کی جگہ کو پُر کرنے کے لیے یہ جوابات تحریر کیے جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ طلبہ نے اس حدیث کو سمجھا نہیں۔ سوال میں دیے گئے الفاظ کی تکرار سے جواب کو مکمل کیا گیا۔

مثلاً طلبہ نے لکھا کہ:

- حضور ﷺ پر درود بھیجنے والے کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
- بعض طلبہ نے درود کی فضیلت کے بجائے نماز کی فضیلت بیان کر دی مثلاً یہ کہ نماز پانچ وقت ادا کی جاتی ہے۔

- قیامت کے دن سب سے پہلے نماز سے متعلق سوال ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مثال:

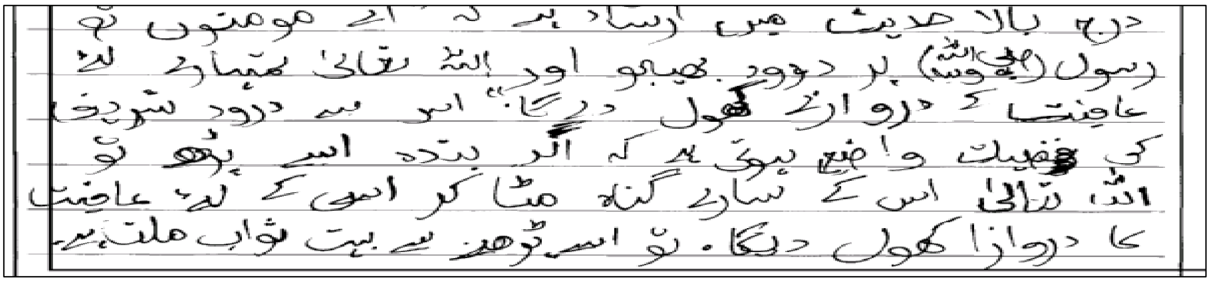
درج بالا حدیث میں ارشاد ہے کہ اے مومنوں تم
رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجو اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے
عافیت کے دروازے کھول دے گا۔ اس سے درود شریف
کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ اگر بندہ اسے پڑھے تو
اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ مٹا کر اس کے لئے عافیت
کا دروازہ کھول دیگا۔ تو اسے پڑھنے سے بہت ثواب ملتا ہے

نمبر2 (ب)۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔ (حدیث نمبر5)

درج بالا حدیث کا مفہوم واضح کیجیے۔ نیز حدیث میں دی گئی تعلیم کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر پڑنے والے کسی دو اثرات کی وضاحت کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

زیادہ تر طلبہ نے اس سوال کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے حدیث کی روشنی میں جوابات تحریر کیے جن سے طلبہ کی معلومات کی عکاسی ہوتی ہے کہ حدیث کے معنی و مفہوم کو سمجھ کر جوابات تحریر کیے گئے۔ مثلاً طلبہ نے مفہوم میں لکھا کہ:

"تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی نفسانی خواہشات اس شریعت کے تابع نہ ہو جائیں جس کو میں لایا ہوں۔"

اسی طرح طلبہ کی جانب سے انفرادی اثرات کچھ اس طرح لکھے گئے:

- انسان اپنی خواہشات کو قرآن اور سنت کے مطابق ڈھال لے گا اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی مکمل طور کرے گا۔
- رسول کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرے گا اور اخلاق میں بہتری آئے گی۔

طلبہ کی جانب سے اجتماعی اثرات کچھ اس طرح لکھے گئے۔

- معاشرہ قرآن و سنت کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لے گا اور بحیثیت مجموعی اخلاق کا بول بالا ہو گا۔
- معاشرے سے جہالت کا خاتمہ ہو گا اور حرام و حلال میں فرق واضح ہو جائے گا۔

ان نکات سے واضح ہوتا ہے کہ جوابات کا متن عمدہ اور سوال کے مطابق ہے۔

مثال:

درج بالا حدیث کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ اس میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ ایک انسان جب تک کامل ترین مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جو میں لایا ہوں۔ ① اگر ہم آپ ﷺ کی تعلیم کے مطابق عمل نہیں کریں گے تو ہمیں آخرت میں بھی اس کا اجر نہیں ملے گا۔ ہر طرف جہالت کا اندھیرا پھیلا ہوگا۔ ② کوئی بھی کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرے گا۔ کسی کو حلال اور حرام میں فرق نظر نہیں آئے گا۔ سب ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے لگیں گے۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد کے جوابات کمزور جوابات کی مثالیں اس بنا پر قرار پائیں کہ اُن میں طلبہ نے حدیث کو سمجھے بغیر جوابات تحریر کیے۔

اس سوال میں اجتماعی اور انفرادی اثرات بالکل ہی ناسمجھی سے تحریر کیے۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ:

- اجتماعی زندگی پر بہت سے اثرات پڑتے ہیں، جیسے ایک شخص نے اللہ سے محبت کی اور وہ اچھا انسان بن گیا۔
- انفرادی اثرات میں لوگ اس شخص کو دیکھ کر سارے برے کام چھوڑ دیتے ہیں۔
- سب لوگ اچھی زندگی گزارنے لگ جاتے ہیں۔

مثال:

① اجتماعی زندگی پر بہت سے اثرات پڑیں گے۔ جیسے کہ ایک شخص نے اللہ سے محبت کی اور وہ ایک اچھا انسان بن گیا اور لوگ اسے دیکھ کر وہی طریقہ آزمانے لگے۔
انفرادی میں لوگ اس شخص کو دیکھ کر سارے برے کام چھوڑ دیتے ہیں

سوال نمبر 3۔
اسلامی تعلیمات کے تناظر میں علم کے **چار** فوائد بیان کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے سوال کو بخوبی سمجھا اور اپنی معلومات کے مطابق عمدہ جوابات تحریر کیے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ کی موضوع سے متعلق بہتر تفہیم تبیین ہے اور حصول علم کے فوائد سے متعلق تمام پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے جوابات تحریر کیے گئے۔ مثلاً طلبہ نے علم سے متعلق لکھا کہ:

- علم ہمیں جنت تک لے جاتا ہے۔
- علم حاصل کرنے سے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
- حضرت علیؓ نے علم کے بارے میں فرمایا: "ہم اللہ تعالی کی اس تقسیم پر راضی ہیں کہ اس نے ہمیں علم عطا کیا اور جاہلوں کو دولت دی کیونکہ دولت تو عنقریب فنا ہو جائے گی اور علم کو زوال نہیں۔"
- علم کی وجہ سے ہی لوگ دنیا میں فضیلت پاتے ہیں۔
- قوموں کی ترقی کا راز علم حاصل کرنے پر ہے۔

مثال:

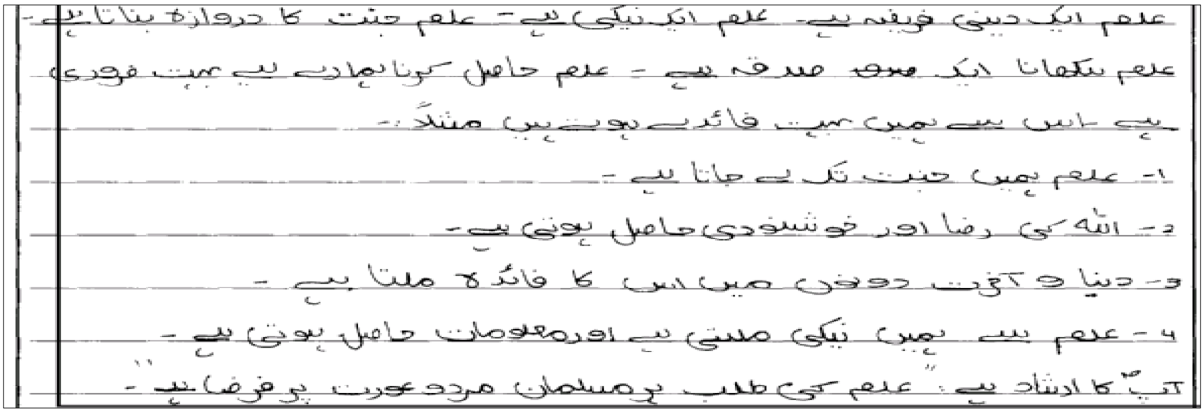

علم ایک دینی فریضہ ہے۔ علم ایک نیکی ہے۔ علم جنت کا دروازہ بناتا ہے۔
علم سکھانا ایک صدقہ ہے۔ علم حاصل کرنا ہمارے لیے بہت ضروری
ہے۔ اس سے ہمیں بہت فائدے ہوتے ہیں مثلاً:۔
1۔ علم ہمیں جنت تک لے جاتا ہے۔
2۔ اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
3۔ دنیا و آخرت دونوں میں اس کا فائدہ ملتا ہے۔
4۔ علم سے ہمیں نیکی ملتی ہے اور معلومات حاصل ہوتی ہے۔
آپؐ کا ارشاد ہے: "علم کی طلب ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔"

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی بہت کم تعداد ایسی ہے جس نے سوال کو سمجھے بغیر جوابات لکھے ہیں۔ مثلاً طلبہ کی جانب سے لکھا گیا کہ

- علم ایک قیمتی زیور ہے۔
- علم کے حصول سے انسان اپنا مقام جانتا ہے۔
- صبر و سکون ملتا ہے، اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور زندگی میں بُری چیز سے پرہیز کرتا ہے۔
- علم حاصل کرنے سے ہم حلال روزی کماتے ہیں۔

اس طرح کے جوابات جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ موضوع سے بالکل ناواقف ہیں لہٰذا اپنے طور سے بھی کچھ درست جملے تحریر نہ کر سکے۔

مثال:

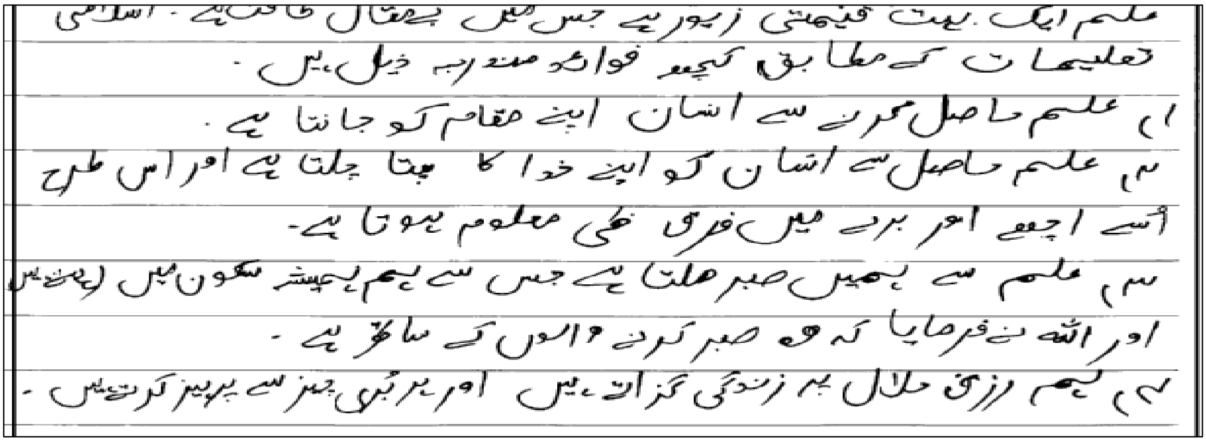
علم ایک بہت قیمتی زیور ہے جس میں بے مثال طاقت ہے۔ اسلامی
تعلیمات کے مطابق کچھ فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔
۱) علم حاصل کرنے سے انسان اپنے مقام کو جانتا ہے۔
۲) علم حاصل سے انسان کو اپنے خدا کا پتا چلتا ہے اور اس طرح
اُسے اچھے اور برے میں فرق بھی معلوم ہوتا ہے۔
۳) علم سے ہمیں صبر ملتا ہے جس سے ہم ہمیشہ سکون میں رہتے ہیں
اور اللہ نے فرمایا کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
۴) ہم رزق حلال پر زندگی گزارتے ہیں اور بری چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔

سوال نمبر4۔

ایک مسلمان کی انفرادی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی محبّت و اطاعت کی اہمیت **چار** نکات میں اُجاگر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے سوال کو بہتر طور پر سمجھ کر اس کا جواب تحریر کیا ہے۔ نصاب سے ہٹ کر اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق ضروری سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جواب بہت بہتر اور عمدہ لکھے گئے ہیں۔ جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ نے اپنے مشاہدے اور تجربے کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے نکات تحریر کیے ہیں۔ مثلاً:

- اطاعت الٰہی سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔
- خدا کی محبت و اطاعت میں ہی آخرت میں کامیابی ہے۔
- اطاعت الٰہی کے سبب ایمان داری اور دیانت جیسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔
- اللہ کی محبت و اطاعت کی ہی وجہ سے انسان اپنی خواہشات نفسی کو ترک کر دیتا ہے۔
- جب انسان کے ہر عمل میں اللہ کی محبت و اطاعت کا جذبہ ہو گا تو وہ سیدھی راہ پر چلنا شروع کر دیتا ہے۔
- بعض طلبہ نے محبت الٰہی سے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ بھی لکھا جیسے: "ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔"

مثال:

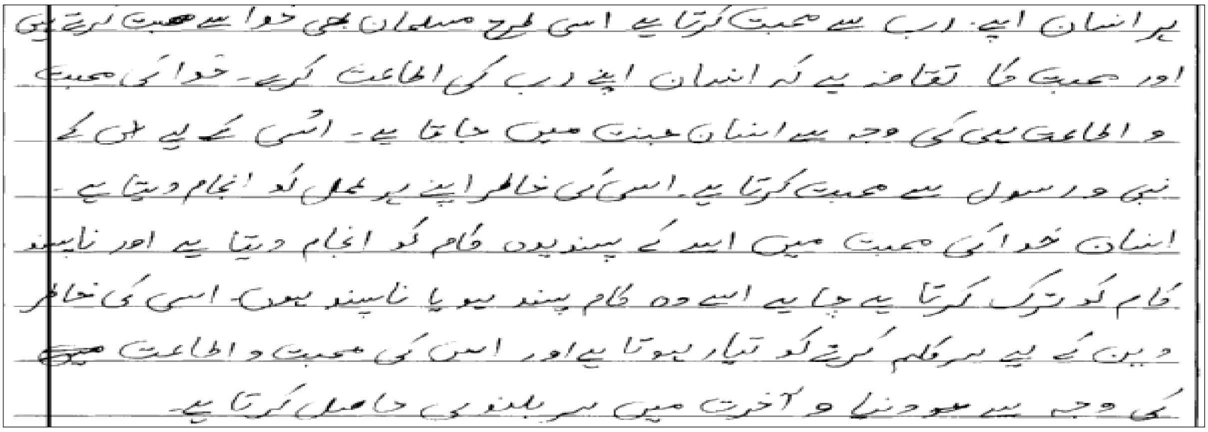
ہر انسان اپنے رب سے محبت کرتا ہے اسی طرح مسلمان بھی خدا سے محبت کرتے ہیں
اور محبت کا تقاضہ ہے کہ انسان اپنے رب کی اطاعت کرے۔ خدا کی محبت
و اطاعت ہی کی وجہ سے انسان جنت میں جاتا ہے۔ اسی کے لیے لوگ
نبی و رسول سے محبت کرتا ہے۔ اسی کی خاطر اپنے ہر عمل کو انجام دیتا ہے۔
انسان خدا کی محبت میں اس کے پسندیدہ کام کو انجام دیتا ہے اور ناپسند
کام کو ترک کرتا ہے چاہے اسے وہ کام پسند ہو یا ناپسند ہو۔ اسی کی خاطر
دین کے لیے ہر ظلم سہنے کو تیار ہوتا ہے اور اس کی محبت و اطاعت ہی
کی وجہ سے وہ دنیا و آخرت میں سربلندی حاصل کرتا ہے۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی بہت کم تعداد نے اس سوال کا جواب صحیح نہیں لکھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طلبہ نے اس سوال کو غور سے پڑھا ہی نہیں ہے۔ لہٰذا حُبِّ الٰہی سے متعلق اُن کی معلومات ناقص ہیں۔

مثلاً طلبہ نے لکھا کہ:

- انسان دن رات اللہ کی عبادت میں زندگی گزارتا ہے۔
- پرہیزگاری اختیار کرتا ہے۔
- اللہ کی محبت و اطاعت سے انسان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض طلبہ نے اللہ کی محبت و اطاعت کو والدین کی فرمانی سے متعلق تحریر کیا۔ مثلاً اللہ نے فرمایا کہ وہ سب گناہ معاف کر دے گا سوائے شرک اور ماں باپ کی نافرمانی کے۔

مثال:

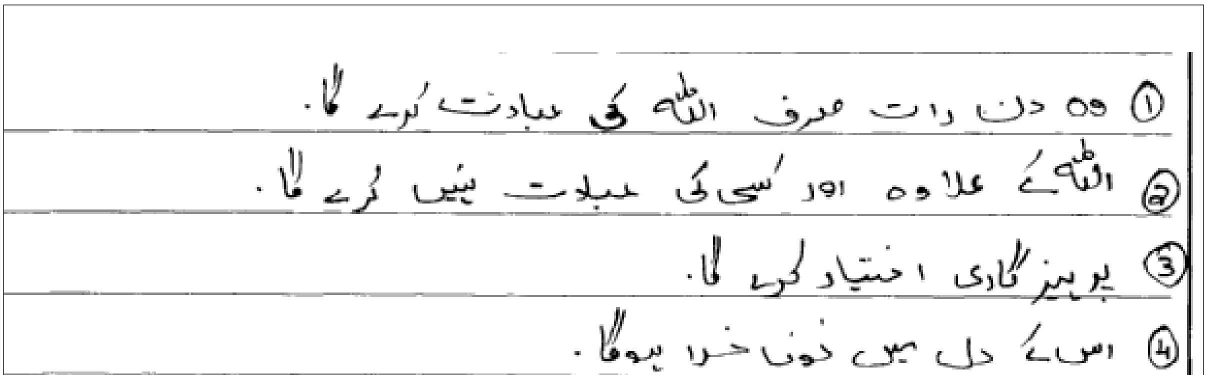
① وہ دن رات صرف اللہ کی عبادت کرے گا۔
② اللہ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہیں کرے گا۔
③ پرہیزگاری اختیار کرے گا۔
④ اس کے دل میں خوفِ خدا ہوگا۔

سوال نمبر 5 اصطلاح ' ثقافت' کا مفہوم کیا ہے؟ اسلامی ثقافت کی کوئی **تین** نمایاں خصوصیات بیان کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت کے تحریر کردہ جوابات واضح اور مکمل ہیں اور ثقافت کا احاطہ کرتے ہوئے جوابات تحریر کیے گئے ہیں۔ طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کا عمدہ اظہار ان کے تحریر کردہ جوابات میں نظر آتا ہے۔ سوال کو سمجھ کر طلبہ نے اپنی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے بہتر جوابات تحریر کیے ہیں۔

طلبہ نے ثقافت کی کچھ اس طرح کی تعریف لکھی۔

"ثقافت سے مراد کسی قوم کا رہن سہن، اُس کے رسم و رواج، علوم و فنون، ایک منظم معاشرہ، عادات، خیالات، افعال وغیرہ ثقافت کہلاتا ہے۔"

بعض طلبہ نے اسلامی ثقافت کی خصوصیات کچھ اس طرح تحریر کیں:

- اس کی اساس وحدت پر ہے۔
- اسلامی ثقافت میں تمام لوگوں کا رہن سہن ایک ہوتا ہے۔
- اسلامی ثقافت میں تمام انسان برابر ہیں۔
- اس کے اہداف اور پیغامات تمام کے تمام آفاقی ہیں۔
- اسلامی ثقافت کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اپنے تمام ضابطہ ہائے حیات اور زندگی کی سرگرمیوں میں اولیت کا مقام عطا کیا۔
- اسلامی ثقافت میں کشادہ ظرفی ہے، جو مذہب کی بنیاد پر قائم کسی بھی ثقافت میں ناپید ہے۔

مثال:

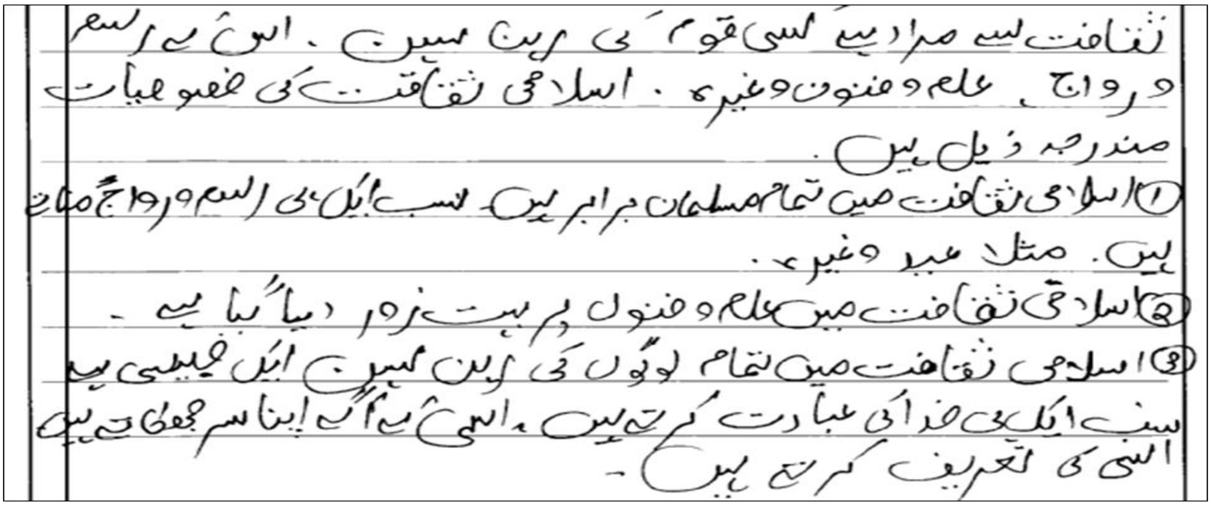
ثقافت سے مراد ہے کسی قوم کی رہن سہن۔ اس کے رسم
و رواج، علم و فنون وغیرہ۔ اسلامی ثقافت کی خصوصیات
مندرجہ ذیل ہیں۔
(1) اسلامی ثقافت میں تمام مسلمان برابر ہیں۔ سب ایک ہی رسم و رواج مناتے
ہیں۔ مثلاً عید وغیرہ۔
(2) اسلامی ثقافت میں علم و فنون پر بہت زور دیا گیا ہے۔
(3) اسلامی ثقافت میں تمام لوگوں کی رہن سہن ایک جیسی ہے
سب ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے آگے اپنا سر جھکاتے ہیں
اسی کی تعریف کرتے ہیں۔

طلبہ کی ایک قلیل تعداد کے جوابات میں جو معلومات درج کی گئی ہیں وہ انتہائی ناقص معلومات ہیں۔ ایسے جوابات جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ثقافت کے معنی نہیں جانتے اور نہ ہی یہ جانتے ہیں کہ ثقافت کیا چیز ہے۔ مثلاً:

ثقافت کی تعریف میں لکھا گیا ہے کہ "ثقافت کسی کی خاطر داری، یا وہ کام جو کئی سالوں سے چلا آرہا ہے، اس کو ثقافت کہتے ہیں۔

اسلامی ثقافت کی خصوصیات میں طلبہ نے کچھ اس طرح لکھا کہ:

- اسلام میں مرد وعورت پر تعلیم فرض کی گئی ہے۔
- اسلامی ثقافت میں یہ ہے کہ کوئی شخص بھوکا نہ رہے۔
- اسلام میں ثقافت میں ایک اللہ کو ماننا اس پر بھروسہ کرنا۔

مثال:

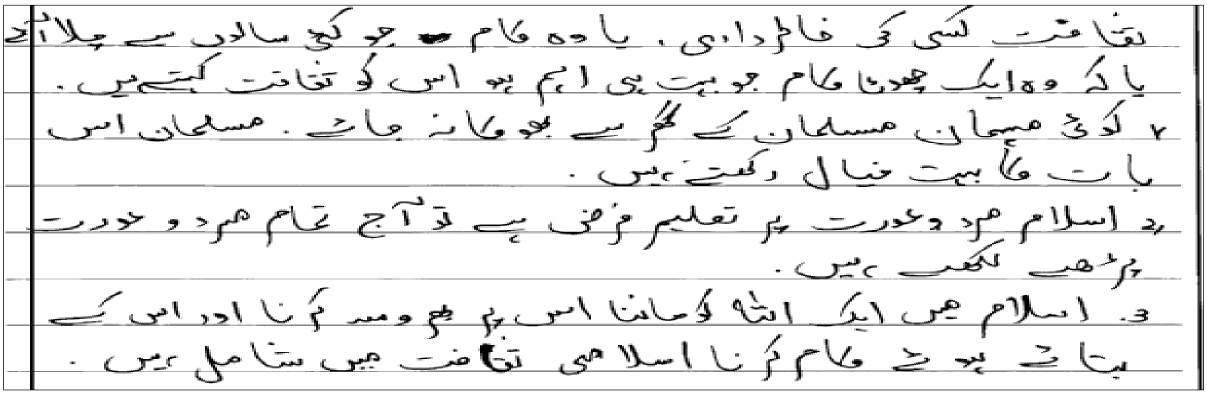
ثقافت کسی کی خاطرداری، یا وہ کام جو کئی سالوں سے چلا آرہا
ہو۔ یا کہ وہ ایک چھوٹا کام جو بہت ہی اہم ہو اس کو ثقافت کہتے ہیں۔
۲ کوئی مہمان مسلمان کے گھر سے بھوکا نہ جائے۔ مسلمان اس
بات کا بہت خیال رکھتے ہیں۔
۲۔ اسلام مرد وعورت پر تعلیم فرض ہے تو آج تمام مرد و عورت
پڑھے لکھے ہیں۔
3. اسلام میں ایک اللہ کو ماننا اس پر بھروسہ کرنا اور اس کے
بتائے ہوئے کام کرنا اسلامی ثقافت میں شامل ہیں۔

سوال نمبر 6 دو حصوں پر مشتمل تھا حصہ 'الف' جو کہ 'آخرت' سے متعلق تھا جبکہ حصہ 'ب' 'تدوینِ قرآن' سے متعلق تھا۔ طلبہ کی کثیر تعداد نے حصہ الف جو کہ 'آخرت' سے متعلق تھا اس کی وضاحت کی۔

سوال نمبر 6 (الف)۔
آخرت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے، **چار** نکات میں قُرآنی تصورِ آخرت کی وضاحت کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے بڑی فصاحت سے سوال کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بہترین جواب تحریر کیے جن میں تصور آخرت کی اہمیت بتانے کے ساتھ اس کی وضاحت بھی بہترین انداز میں کی ہے اور اس پر اپنی رائے کا اظہار بڑی عمدگی سے کیا ہے۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ آخرت کا مفہوم یہ ہے کہ ہمیں ایک نہ ایک دن مرنا ہے اور مرنے کے بعد دوبارا اٹھنا ہے، اگر آخرت میں کامیابی چاہئے تو دنیا میں نیک کام کریں کیونکہ جس کے نیک اعمال ہوں گے وہ کامیاب ہوگا، میدان حشر میں جمع کئے جائیں گے اور ہم اپنے اعمال کے تحت ہی جنت یا دوزخ میں جائیں گے۔

طلبہ نے ' تصورِ آخرت ' سے متعلق قرآنی آیات کے تراجم بھی لکھے مثلاً:

- اور کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں نیست و نابود ہوں گے تو کیا کہیں پھر ہم نئے جنم میں آئیں گے۔
- اور وہی ہے جو پہلی بار بناتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور وہ اس پر آسان ہے، اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان نہایت بلند ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے۔
- کہہ دو انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ سب کچھ بنانا جانتا ہے۔

مثال:

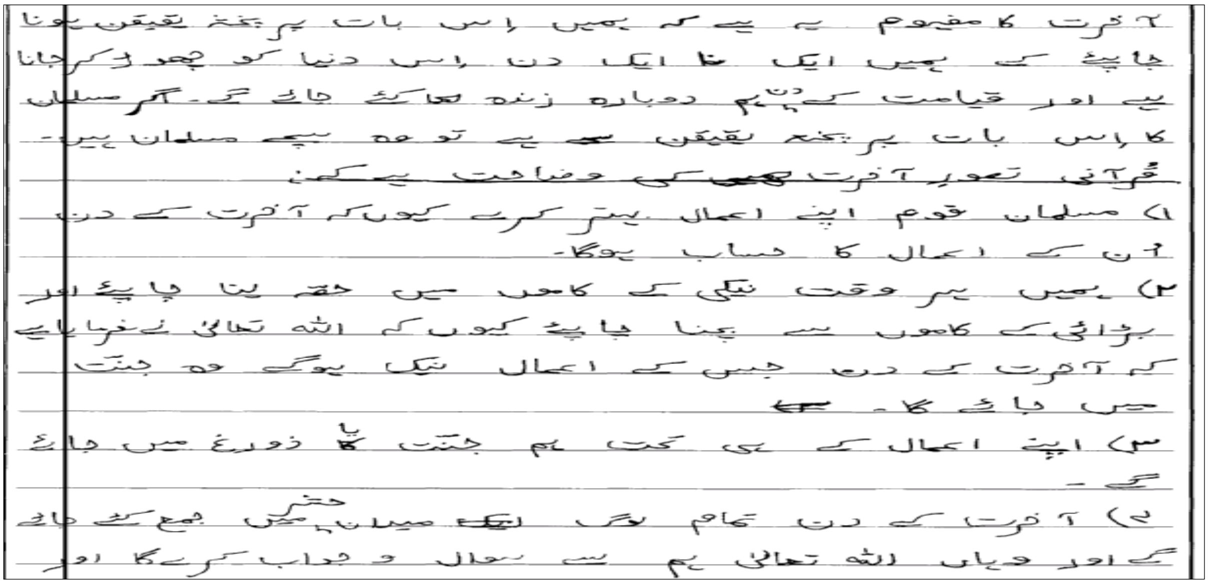
آخرت کا مفہوم یہ ہے کہ ہمیں اس بات پر پختہ یقین ہونا چاہیئے کہ ہمیں ایک دن اس دنیا کو چھوڑ کر جانا ہے اور قیامت کے دن ہم دوبارہ زندہ کئے جائے گے۔ اگر مسلمان کا اس بات پر پختہ یقین ہے تو وہ سچے مسلمان ہیں۔
قرآنی تصورِ آخرت کی وضاحت یہ کہ:
۱) مسلمان قوم اپنے اعمال بہتر کرے کیوں کہ آخرت کے دن اُن کے اعمال کا حساب ہوگا۔
۲) ہمیں ہر وقت نیکی کے کاموں میں حصہ لینا چاہیئے اور برائی کے کاموں سے بچنا چاہیئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آخرت کے دن جس کے اعمال نیک ہوگے وہ جنت میں جائے گا۔
۳) اپنے اعمال کے ہی تحت ہم جنت یا دوزغ میں جائے گے۔
۴) آخرت کے دن تمام لوگ میدانِ حشر میں جمع کئے جائے گے اور وہاں اللہ تعالیٰ ہم سے سوال و جواب کرے گا اور

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں

غیر واضح جواب تحریر کیا اور ' آخرت ' کے بارے میں کوئی جملہ تحریر نہیں کیا۔ صرف گناہ اور ثواب کے بارے میں طلبہ کی قلیل تعداد نے تحریر کیا۔ مثلاً:

- آخرت پر ایمان رکھنے والا جنت میں جائے گا۔
- آخرت پر ایمان رکھنے سے بہت ثواب ملتا ہے۔
- برے کام کرنے والوں کیلئے جہنم ہے۔
- اللہ سے محبت کے بدلے ایک اچھی جگہ ملے گی۔

مثال:

(i) اسلام میں عقیدہ آخرت پر تمام زیادہ زور دیا گیا ہے
حتیٰ کہ ~~عقیدہ~~ عقیدہ آخرت پر ایمان لائے بغیر
ایک ~~مس~~ مسلمان کا ایمان ادھورا ~~ہو~~ ہے۔ سورۃ بقرہ میں
میں بھی بار بار ~~آخرت کا~~ عقیدہ آخرت پر ایمان
رکھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔
(ii) اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا خلق ہی اسی لیے کر وہ اپنے اچھے بندوں
کو اجر دے کر اور بُرے بدکار بندوں کو دوسری طرف
جو کہ ~~جہنم~~ جہنم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ~~فرمایا ہے کہ جو~~
~~جو جہنم~~ سورۃ انفال ~~میں~~ میں فرمایا ہے کہ
جہنم ایک بہت ہی بری جگہ ہے۔
(iii) عقیدہ ~~ایک~~ آخرت پر ایمان رکھنے سے ایک مومن
کو تسلی ہوتی اس کی ~~اس~~ اللہ سے اس محنت کے بدلے اسے ایک
اچھی ~~جگہ جو کہ جنت ہے~~۔ سمجھا جائے گا جو کہ جنت
ہے۔

سوال نمبر 6(ب)۔ تدوینِ قرآن کے مراحل بیان کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت نے سوال کو سمجھ کر بہتر انداز میں تدوین قرآن کے بارے میں تحریر کیا۔ تدوین کے طریقے بھرپور انداز میں تحریر کیے ہر نکتہ بہتر انداز میں اور واضح طور پر تحریر کیا گیا۔ مثلاً:

- قرآن پاک آخری الہامی کتاب ہے، جو آپ ﷺ پر آہستہ آہستہ نازل ہوا۔ حفاظت قرآن کے عہد رسالت میں دو طریقے تھے، ایک صدری حفاظت اور دوسری کتابی حفاظت۔

- آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی ایک شخص (مسیلمہ کذاب) نے جھوٹا نبی ہونے کا دعویٰ کیا، آپ نے پہلے اسے سمجھایا لیکن جب وہ اپنی جھوٹی نبوت پر منحصر رہا تو آپ نے اس کے خلاف جہاد کیلئے ایک لشکر تیار کیا۔ لیکن آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے اس لشکر کو جہاد کیلئے روانہ کیا جس کی قیادت حضرت اسامہ بن زید کر رہے تھے تاریخ میں اس جنگ کو جنگ یمامہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی، لیکن اس جنگ میں (۷۰ سے زائد) ایسے لوگ شہید ہو گئے جو حافظ قرآن تھے، حضرت عمرؓ کے مشورے سے حضرت ابو بکرؓ نے ایک کمیٹی بنائی جس کی ذمہ داری قرآن مجید کی تدوین تھی، کمیٹی کی

جانب سے اعلان کیا گیا کہ جس کسی کے پاس قرآنی آیات کا کوئی بھی نسخہ موجود ہے وہ اس کمیٹی کے پاس جمع کرادے اور ساتھ ایک گواہ بھی لیکر آئے۔

- حضرت عثمانؓ کے دور میں لہجوں میں اختلاف ہوا جس پر آپؓ نے قرآن کو قریش کے لہجہ پر لکھوایا اور اس کے بعد وہ نسخے مختلف ممالک میں بھجوادئے گئے۔ آج قرآن چودہ صدی گزرنے کے باوجود اپنی اصلی حالت میں موجود ہے، اور قیامت تک اپنی اصلی حالت میں رہے گا۔

بعض طلبہ نے تدوین قرآن سے متعلق قرآنی آیات کے تراجم بھی لکھے مثلاً:

- ہم نے یہ نصیحت اتار دی ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں۔ (الحجر:۹)
- بے شک اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔(القیامۃ:۱۷)
- پھر جب ہم اس کی قراءت کر چکیں تو اس کی قراءت کا اتباع کیجیے۔(القیامۃ:۱۸)
- پھر بے شک اس کا کھول کر بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔(القیامۃ:۱۸)
- اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر یکبارگی قرآن کیوں نازل نہیں کیا گیا، اس طرح اتارا گیا ہے تاکہ ہم اس سے تیرے دل کو اطمینان دیں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ سنایا۔(الفرقان:۳۲)

مثال:

(ب) :۔ قرآن پاک اللہ کی آخری کتاب ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آہستہ آہستہ حالات و ضرورت
کے مطابق نازل ہوتا رہا۔ یہ کتاب تقریباً تئیس سال کی مدت میں نازل ہوا۔ جو بھی کچھ آیات
نازل ہوتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاتب وحی کو بلوا کر آیات لکھوا لیتے۔ ساتھ یہ بھی ہدایت فرماتے
کہ انہیں کس صورت سے پہلے یا بعد میں کون سی صورت میں رکھا جائے۔ مسجد نبوی میں
ایک مقام متعین تھا، جہاں وہ عبارات رکھ دی جاتیں۔ صحابہ کرام رض وہاں سے نقل کر کے لے
جاتے اور ان آیات کو یاد کر لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں اکثر صحابہ کرام رض،
امہات المومنین، اہل بیت وغیرہ کو قرآن حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ کرام رض نے
تو نقول بھی تیار کر لیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بہت سی جنگیں لڑی گئیں جن
میں کافی حفاظ کرام وفات پا گئے۔ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رض نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خود مقرر کردہ
ترتیب جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حکم سے فرمائی تھی، قرآن پاک یکجا کر کے محفوظ
کروا دیا۔ کیونکہ جب جنگیں لڑی جا رہی تھیں، تو حفاظ جس طرح سے قتل ہو رہے تھے
یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر رض نے فکر کی کہ اس طرح تو سارا قرآن مٹ جائے گا۔ اول تو وہ
قرآن پاک کو یکجا کروانے کی تدبیر سے خوش نہیں تھے۔ وہ کوئی اور تدبیر چاہتے تھے۔ لیکن
حضرت عمر رض کے سمجھانے پر انہوں نے اپنی رضامندی کا اظہار کر لیا۔ حضرت ابوبکر کے
بعد، حضرت عثمان رض نے اپنے دور میں قرآن کی متعدد نقول تیار کروا کے سارے [illegible]

میں ایک ایک نسخہ کے طور پر بھیج دیا۔ وہ قرآن کو ساری دنیا میں پھیلانا چاہتے
تھے۔ آج ہم جو باآسانی گھر پر قرآن پڑھتے ہیں یہ انہیں کی ~~محنت~~ محنت و فکر
کا نتیجہ ہے کہ آج قرآن ساری دنیا میں موجود ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن
کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ جو کتاب چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی اس شان سے محفوظ ہے

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے اس سوال کا درست جواب تحریر نہیں کیا۔ جو تدوین قرآن کے مراحل سے بالکل بھی مطابقت نہیں رکھتے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ کو موضوع سے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ:

- تدوین قرآن سب سے پہلے کسی پتھر پر لکھا گیا۔
- قرآن کو محفوظ کرنے کیلیے لوگوں نے حفظ کر لیا۔
- قرآن مجید کیلیے باقاعدہ لکھنے والوں کو بلایا گیا۔

بعض طلبہ نے تدوین قرآن میں اس کی فضیلت بیان کر دی مثلاً:

- قرآن ہمیشہ رہے گا۔
- قرآن کا ایک لفظ پڑھنے پر دس نیکیاں ملیں گی۔
- قرآن میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

مثال:

(۱) تدوینِ قرآن کو سب سے پہلے کسی پتھر یا پتے پے لکھا جاتا تھا۔

(۲) لیکن پھر قرآن لکھنے والے کو بلایا اور پھر وہ سبھی سے کہہ کر قرآنی آیت
کو لکھا کرتے تھے۔

(۳) قرآن کو محفوظ رکھنے کیلیے بہت سے لوگوں نے قرآن حفظ
کیے۔

<u>**ختم شد**</u>